Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات ۳۰ ربیع الاوّل ۱۴۱۲ھ، ۱۰ اخاء ۱۳۷۰ ہش، ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۲۷

انسان اپنی نیّتوں سے خود غافل ہوتا ہے

"اکثر انسان خواہ وہ نیکی کے کسی مقام پر بھی ہوں ضرور اپنی کچھ بدحالتوں سے ناواقف رہتے ہیں اور سب سے بڑا فتور نیّتوں کا فتور ہے۔ نیّتیں ہی وہ جڑیں ہیں جن پر نیکی کے پھل بھی لگتے ہیں اور بدیوں کے پھل بھی لگتے ہیں اور انسان اپنی نیتوں پر طرح طرح کے پردے ڈالتا ہے اور ان کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ بسا اوقات خود اپنی نیتوں سے غافل ہو جاتا ہے۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جذبات اور گناہ سے چھوٹ جانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہیئے۔ جب سب سے زیادہ خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے، تو گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر کے خوف دلانے سے بسا اوقات لوگوں کے دلوں پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ مر جاتے ہیں۔ تو پھر خوفِ الٰہی کا اثر کیونکر نہ ہو۔ چاہیئے کہ اپنی عمر کا حساب کرتے رہیں۔ ان دوستوں اور رشتہ داروں کو یاد کریں جو انہیں میں سے نکل کر چلے گئے۔ لوگوں کی صحّت کے ایّام یونہی غفلت میں گزر جاتے ہیں۔ ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ خوفِ الٰہی دل پر غالب رہے۔ جب تک انسان طولِ امل کو چھوڑ کر اپنے پر موت وارد نہ کر لے۔ تب تک اُس سے غفلت دُور نہیں ہوتی۔ چاہیئے کہ انسان دُعا کرتا رہے یہاں تک کہ خدا اپنے فضل سے نُور نازل کر دے۔ جو بندہ یابندہ۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۰۷، ۵۰۸)

مشروط ایمان خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"ایک مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہوتا ہے۔ کبھی زبان سے اقرار کرتا ہے۔ لیکن دل اس کے ساتھ متفق نہیں ہوتا۔ جس کا نتیجہ نفاق ہوتا ہے اور یہ نفاق آخر کار کفر تک بھی لے جاتا ہے اس لئے دل اور زبان کو ایک کرنے کے لئے کوشش کرو اور خدا تعالیٰ سے توفیق اور فضل چاہو۔ بعض لوگوں کے لئے ان کا مال و دولت۔ خدمت گذاری اور نیکی کا خیال بھی اس امر سے روک دیتا اور ان کے لئے سدِّ راہ ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ضرورت نہ تھی تو خدا تعالیٰ نے اس کو نازل کیوں فرمایا۔

وہ اس پر نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فعل و فضل پر ہنسی کرتے اور اس کے پُر حکمت فعل کو نعوذ اللہ کی پناہ) ٹھہراتے ہیں۔ اس لئے ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ نفس اور شیطان کے اس دھوکا سے بچیں۔ اپنی کسی بات پر تکبر نہ ہو۔ کیونکہ وہی تکبّر پھر کسی اور رنگ میں انکار کا باعث ہو جاوے گا۔ یہ بہرحال زہر ہے اس سے مطمئن ہو رہنا عقلمندی نہیں ہے۔

بعض نادان۔ ناحق شناس مامور اور مرسلوں کے آنے پر یہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ ..... یعنی اس وقت تک ہم ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہم کو بھی وہی فیض اور فضل نہ دیا جائے۔ جو رسولوں کو دیا گیا ہے۔ یہ بھی محرومی کا بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ جو لوگ ایمان کو مشروط کرتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہاں خدا تعالیٰ کسی کو خالی نہیں چھوڑتا۔ جو اس کی راہ میں صدق و ثبات سے قدم رکھتا ہے۔ وہ بھی اس قسم کے انعامات سے بہرہ وافر لیتا ہے۔ جیسے فرمایا .... جن لوگوں نے اپنے قول و فعل سے بتایا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر انہوں نے اس پر استقامت دکھائی۔ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ نزولِ ملائکہ سے پہلے دو باتیں ضروری ہیں (اللہ ہمارا رب ہے) کا اقرار اور اس پر صدق و صفات اور اظہارِ استقامت۔ ایک نادان سنّت اللہ سے ناواقف ان مراحل کو تو طے نہیں کرتا اور امید رکھتا ہے اس مقام پر پہنچنے کی جو ان کے بعد واقع ہے۔ یہ کیسی غلطی اور نادانی ہے۔ اسی قسم کے شیطانی وسوسوں سے بھی الگ رہنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں استقامت اور عجز کے ساتھ قدم اٹھاؤ۔ تقویٰ سے کام لو۔ اس کی مدد طلب کرو۔ پھر یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ تم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے وارث ہو جاؤ۔"

(خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء)

اعلان دار القضاء

(محمد رشید صاحب وغیرہ ۲۰-۱۹/۱

دار النصر غربی ربوہ بابت ترکہ محمد حنیف صاحب)

حسب استدعا ورثاء مکرم محمد حنیف صاحب کا ترکہ قطعہ نمبر ۲۰/۱ محلہ دار النصر ربوہ اُن کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کیا جانا مطلوب ہے۔

۱۔ مکرم محمد رشید صاحب (پسر)
۲۔ " محمد انور صاحب (")
۳۔ مکرمہ عابدہ سلطانہ صاحبہ (دختر)
۴۔ " حامدہ سلطانہ صاحبہ (")

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان داخلہ

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے ایم۔ اے عربی پارٹ I اولڈ کیمپس ایم۔ ایس سی فزکس پارٹ I نیو کیمپس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۴ اکتوبر ۹۱ء ملاحظہ فرمادیں۔

(نظارت تعلیم)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ اخاء ۱۳۷۰ ہش — ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء

ایسا کیوں ہے؟

ایسا کیوں ہے؟ یہ ایک ایسا فقرہ ہے جو ہر ترقی کی بنیاد ہے۔ اس سے اگلا قدم ترقی ہے۔ اور جب وہ ترقی حاصل کر لینے کے بعد پھر کہا جائے کہ ایسا کیوں ہے تو پھر اس سے اگلا ترقی کا قدم آجاتا ہے۔ زندگی کے کسی بھی شعبہ کو لے لیجئے۔ مزید جاننے کے لئے جو کچھ ہم پہلے جانتے ہیں اس کو ذہن میں رکھ کر یہ سوال کیجئے کہ ایسا کیوں ہے۔ تو آپ اس سے آگے بڑھنے لگیں گے۔ سائنس کی ترقی تو خاص طور پر اس فقرہ کی مرہون ہے۔ ہر قدم پر سائنسدان کہتا ہے کہ ایسا کیوں ہے اور ایک اور نکتہ اس کی سمجھ میں آجاتا ہے گویا وہ پہلے سے آگے بڑھ جاتا ہے اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ہر چیز کو دیکھو اور غور کرو۔ غور تو اسی وقت کیا جاتا ہے جب ہمارے دل میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ایسا کیوں ہے۔ "ایسا کیوں ہے" پر ہم غور کرتے ہیں اور یہ بات سمجھ میں آنی شروع ہو جاتی ہے اور چونکہ علم کی کوئی انتہا نہیں نہ اس کی کوئی حد ہے اس لئے انسان ساری زندگی بھی ہر نئی بات کے لئے یہ کہتا رہے کہ ایسا کیوں ہے تو اسے نیا سے نیا علم عطا ہوتا رہے گا۔

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے وقت بھی انسان ہر قدم پر یہ سوچے کہ ایسا کیوں ہے۔ تو اس کے لئے نئے سے نئے مطالب کھلتے چلے جائیں گے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ قابلِ تعریف ہے۔ یہ بات پڑھ کر ہم نے سوچا ایسا کیوں ہے تو ہمیں یہ بات سمجھ آنے لگی کہ چونکہ وہ ہمارا خالق ہے ہمیں سب کچھ عطا کرتا ہے۔ ہم اس کی طرف چلیں تو وہ ہماری طرف دوڑ کر آتا ہے۔ اس لئے قابلِ تعریف ہے۔ پھر اس سے آگے یہ بات کہ وہ سب سے زیادہ قابلِ تعریف ہے۔ "ایسا کیوں ہے" اس لئے کہ دوسرے لوگ جن کی ہم تعریف کرتے ہیں وہ بھی جن باتوں کی وجہ سے قابلِ تعریف ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی کی ان کو عطا ہیں۔ تو گویا وہ تو قابلِ تعریف ہیں لیکن ان سے بھی زیادہ قابلِ تعریف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

پس "ایسا کیوں ہے" ایک ایسا فقرہ ہے جو ہماری تمام تر ترقیات کی بنیاد ہے۔ کیونکہ یہ فقرہ ہمیں غور پر آمادہ کرتا ہے اور ہمارے غور کو ایسے نتائج پر پہنچاتا ہے جو ہمارے علم کی سیڑھی کے اگلے زینے ہیں۔ "ایسا کیوں ہے" آیئے ہم غور کرتے رہیں۔

میری فطرت خام ہے تو تُو اسے پختہ بنا
تجھ سے باتیں کر سکوں ایسا کوئی رستہ دکھا
ہے مرے ماحول کو ظلمات سے وابستگی
میرا ہر موئے بدن بن جائے اک روشن دیا

——— ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○

خواب دیکھوں تو تجھے خواب میں پا بھی نہ سکوں
اپنی تعبیر کو خوابوں سے مِلا بھی نہ سکوں

جی تو سکتا ہوں مگر یہ بھی کوئی جینا ہے
اپنی شہ رگ کے قریب اُن کو بُلا بھی نہ سکوں

مَیں کہ ہوں گزرے زمانوں کی دُھنوں کا ماہر
اپنے وقتوں کا کوئی راگ سُنا بھی نہ سکوں

پردۂ راز میں رکھتا ہوں ملاقات کا وقت
کون جانے ترے پاس آؤں تو آ بھی نہ سکوں

لوگ غم کھاتے ہیں اور غم ہی کے ہو جاتے ہیں
مَیں تجھے دیکھ کے غم کھاؤں تو کھا بھی نہ سکوں

راہیٔ مُلکِ عدم راہ میں ٹھہرے تو سہی
کیا کہوں اس سے اگر اس کو بُلا بھی نہ سکوں

دُور لگتا ہے بہت دُور مگر دُور نہیں
جو مرے دل میں ہے اور جس کو بُھلا بھی نہ سکوں

مَیں نے پرواز کی ٹھانی ہے مجھے روک کے دیکھ
وہ خلا کونسا ہے جس میں سما بھی نہ سکوں

رکھ دیا ہے جو مرے کاندھوں پہ ساز و ساماں
چھوڑ سکتا ہوں اسے اور اُٹھا بھی نہ سکوں

مجھ کو غنچوں کے چٹکنے کی صدا آتی ہے
اور وہ ہیں کہ انہیں شور سُنا بھی نہ سکوں

اَب نسیمؔ ان کی جدائی ہے بہت شاق مجھے
اب یہ حالت ہے اگر چاہوں تو جا بھی نہ سکوں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دردؔ کی وفات
پر
حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی ہو) کے ارشادات

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور خادم محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی وفات ۷،۲ دسمبر ۱۹۵۵ء پر سیدنا حضرت فضل عمر نے فرمایا:

"اللہ تعالےٰ کی مشیت کے ماتحت پرسوں درد صاحب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک نے فوت ہونا ہے۔ درد صاحب تو اتنے بڑے پایہ کے آدمی نہیں تھے۔ ان سے بڑے بڑے پایہ کے لوگ بھی وفات پا گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ آپؐ کے چاروں خلفاء وفات پا گئے۔ حضرت (بانیٔ سلسلہ) وفات پا گئے۔ حضرت (امام جماعت (الاوّل) اللہ آپ سے راضی رہے) وفات پا گئے۔ پھر حضرت (بانیٔ سلسلہ) کے پرانے (رفقاء) ایک ایک کر کے وفات پا گئے خود ان کے اپنے والد ماسٹر قادر بخش صاحب اور ان کے خسر میاں عبداللہ صاحب سنوری جو پرانے رفقاء میں سے تھے فوت ہو گئے۔ پس فوت تو سب نے ہونا ہے لیکن یہ طبعی بات ہے کہ پرانا تعلق ہوتے کی وجہ سے صدمہ زیادہ ہوتا ہے۔ ۱۹۱۲ء سے درد صاحب کا میرے ساتھ تعلق تھا ۱۹۱۴ء میں وہ قادیان سلسلہ کی خدمت کیلئے آ گئے تھے۔ ۱۹۲۴ء میں وہ انگلستان (مربی) بن کر گئے تھے۔ پھر دوبارہ ۱۹۳۳ء میں انگلستان گئے اور قریباً ۶ سال وہاں رہے۔ غرض وہ دو دفعہ (مربی) بن کر انگلستان گئے۔ پہلی دفعہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو واپس آئے اور دوسری دفعہ ۲ فروری ۱۹۳۳ء کو قادیان سے روانہ ہوئے۔ اور ۹ نومبر ۱۹۳۸ء کو واپس آئے۔ قادیان میں وہ سالہا سال تک صدر انجمن احمدیہ کے ناظر رہے اور سلسلہ کے اہم عہدوں پر کام کرتے رہے۔ اتنے لمبے عرصہ تک جس شخص کے ساتھ تعلق رہا ہو۔ اس سے طبعاً محبت ہو جاتی ہے۔ ایک انسان کسی مکان میں لمبے عرصہ تک رہے تو اس سے بھی محبت ہو جاتی ہے پھر ایک انسان جس کے ساتھ روزانہ واسطہ پڑتا ہو۔ اس سے تو لازماً محبت ہو جاتی ہے اس لئے گو درد صاحب کی وفات کوئی عجیب چیز نہیں۔ لیکن ان سے دیرینہ تعلق کی بناء پر ان کی وفات سے میرے دل کو اور دوسرے دوستوں کے دلوں کو بھی صدمہ پہنچا ایک طبعی بات تھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو جب صلیب پر چڑھانے کا وقت قریب آیا۔ تو آپ نے دعا کی کہ اے اللہ میری روح تو تیرا حکم ماننے کیلئے تیار ہے۔ مگر میرا جسم کمزور ہے۔ پس جسمانی طور پر ایسی چیزوں کا صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ چنانچہ درد صاحب کی اچانک وفات سے مجھے بھی صدمہ ہوا اور اس صدمہ کی وجہ سے میری صحت پر بھی بُرا اثر پڑا۔ بھوک یک دم بند ہو گئی۔ اور ٹانگیں کانپنے لگ گئیں اور چلنا مشکل ہو گیا۔ اس کی یہ وجہ نہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی غیر معمولی واقعہ ہوا ہے یہ واقعہ بہرحال ہونا تھا۔ کیونکہ ہر انسان نے ایک نہ ایک دن ضرور مرنا ہے۔ لیکن وہی حضرت مسیح علیہ السلام والی بات ہے کہ روح تو خدا تعالیٰ کا حکم ماننے کے لئے تیار ہے لیکن جسم کمزور ہے۔"

اس کے بعد حضور نے فرمایا:-

انہوں نے باوجود اس کے کہ وہ ایم اے تھے اور نہایت تنگی سے گذارہ کرتے تھے۔ ۴۰ سال تک سلسلہ کی خدمت کی ہے۔ تو ہم کیوں ایسا نہیں کر سکتے تو جماعت کی ہمت کس قدر بلند ہو جاتی۔ مجھے یاد ہے۔ جب ہم نے درد صاحب کو ولایت بھیجا ہے۔ ان کی تنخواہ سو روپے ماہوار تھی۔ چندہ اور دوسری کٹوتیوں کے بعد انہیں ساٹھ روپے ماہوار ملتے تھے۔ جس میں سے بڑا حصہ وہ اپنی والدہ کو بھیج دیتے تھے۔ ان کی دو بیویاں تھیں اور ان میں سے ہر ایک کے چار چار یا پانچ پانچ بچے تھے وہ ہمارے مکان کے ہی ایک حصہ میں جو کچا تھا اور جس میں رہنا آج کل کے کلرک بھی پسند نہیں کرتے۔ رہتی تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ مجھے یہ معلوم کر کے سخت صدمہ ہوا کہ ان کی بیویوں کے حصہ میں چار چار پانچ پانچ بچوں سمیت صرف چودہ چودہ روپے ماہوار آتے تھے۔ اب تو چودہ روپے وظیفہ پر بھی لڑکے شور مچا دیتے ہیں کہ یہ رقم بہت کم ہے۔ لیکن ان دنوں ان کی بیویوں کے حصہ میں بچوں سمیت صرف چودہ چودہ روپے آتے تھے۔ ان کی ایک بیوی کے بھائی جلد ساز تھے جن کے پاس فرمہ شکنی کے لئے جب کوئی کتاب آتی تو وہ اس سے فرمے منگوا لیتی تھیں اور وہ خود اور دوسری بیوی فرمے توڑ توڑ کر کچھ رقم پیدا کر لیتیں جس سے ان کا گزارہ چلتا۔ اب دیکھو ایک شخص ایم اے ہے اور سب ججی کے آئے اسے آفر (OFFER) آچکی ہے وہ (دعوت الی اللہ) کے لئے ملک سے باہر جاتا ہے۔ سلسلہ کو اتنی توفیق نہیں ہوتی کہ وہ اس کے بیوی بچوں کو مناسب گذارہ دے سکے۔ اس کی بیویوں کو اپنے گذارہ کیلئے فرمے توڑنے پڑتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اس نے نہایت ثابت قدمی سے سلسلہ کی خدمت میں چالیس سال کا عرصہ گذار دیا۔"

درد صاحب جب سلسلہ کی خدمت کے لئے آئے تو ان کی عمر زیادہ نہ تھی لیکن اس عمر میں بھی ان کے وقار کا یہ حال تھا کہ ہم انہیں بڑے سے بڑے افسر سے بھی ملنے کے لئے بھیج دیتے تو وہ نہایت کامیابی کیساتھ جماعت کی نمائندگی کر کے آجاتے تھے۔ اگر ہم انہیں کہتے کہ وائسرائے سے ملاقات کے لئے جاؤ تو وہ فوراً اس کی ملاقات کیلئے تیار ہو جاتے تھے اور کامیاب طور پر اسے مل کر آتے تھے۔ کونسل کے ممبروں کے پاس انہیں بھیجا جاتا تو وہ بغیر کسی جھجک کے چلے جاتے اور نہایت کامیابی کے ساتھ سلسلہ کے کام بجا لاتے۔ ان کے دل میں کبھی بھی یہ خیال پیدا نہیں ہوا تھا کہ وہ لوگ بڑے درجہ کے ہیں اور میں کمزور انسان ہوں اس وقت میں کالج کے پروفیسروں کے متعلق بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ باوجودیکہ اس وقت ملک کی حکومت اپنی ہے انہیں اگر گورنر کے پاس بھی بھیجا جائے تو وہ کامیابی کے ساتھ کوئی کام کر سکیں۔ لیکن درد صاحب کے اندر یہ یقین پایا جاتا تھا کہ گو میں کمزور انسان ہوں لیکن یہ کام خدا تعالےٰ کا ہے پھر میں اسے کیوں نہیں کر سکتا اور میں سمجھتا ہوں ہر شخص کے اندر یہ مادہ پایا جانا ضروری ہے۔ اگر کسی انسان میں یہ مادہ پیدا ہو جائے تو اس کی زبان میں برکت پیدا ہو جاتی ہے اور لوگ اس کی بات سننے لگ جاتے ہیں۔"

(الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۵۵ء)

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد

جماعت کے لئے نصیحت

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جس قدر کوئی شخص قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر مؤاخذہ کے قابل ہے..... وہ لوگ جو دُور ہیں وہ قابلِ مؤاخذہ نہیں لیکن تم ضرور ہو۔ اگر تم میں اُن پر کوئی ایمانی زیادتی نہیں تو تم میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ تم ہزاروں کے زیرِ نظر ہو..... تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو تہجد میں اُٹھو، دُعا کرو، دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا اور عملی طور سے دُعا کرے گا اور عملی طور پر التجاء خدا کے سامنے لائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔ خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو۔

بر کریماں کارہا دشوار نیست

..... جو جو باتیں میں نے آج وصیت کی ہیں۔ ان کو یاد رکھو کہ ان ہی پر مدارِ نجات ہے۔ تمہارے معاملات خدا اور خلق کے ساتھ ایسے ہونے چاہئیں جن میں رضاءِ الٰہی مطلق ہی ہو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالے ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ۳۔ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو حضرت فضل عمر (اللہ تعالے ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی خدمت میں ربوہ کے انتظامات سے متعلق حسب ذیل مکتوب لکھا۔

"قیام مرکز ربوہ کے کام کو سرسری نظر سے دیکھنے پر مجھے احساس ہوا ہے کہ یہ کام کسی اچھی تنظیم کے ماتحت نہیں چل رہا اور تقسیم کار بھی درست نہیں ہے۔ کام کے ایک حصہ کے متعلق جو کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کا کام صرف اتنا تجویز کیا گیا ہے کہ وہ ضروری اطلاعات مہیا کرے۔ درخواست ہائے خرید اراضی کا کام بھی امور عامہ سے تو لے لیا گیا ہے مگر ابھی تک کسی اور کے سپرد نہیں ہوا۔ میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ قیام مرکز کے تعلق میں مختلف قسم کے کاموں کی تعیین کر کے پھر انہیں مختلف ذمہ وار افسروں کے سپرد کر دیا جائے۔ اور بعض افسروں کے ساتھ مشورہ کیلئے کمیٹیاں بھی مقرر کر دی جائیں۔ موجودہ صورت میں غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں کام کا بھی نقصان ہو رہا ہے جو کام میرے ذہن میں آئے ہیں ان کا نقشہ ذیل میں درج کر کے ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ اگر حضور اسے منظور فرمائیں تو پھر ان کاموں کے متعلق ہدایت فرمادیں کہ کس کس کے سپرد ہوں۔

۱۔ فروخت و تقسیم قطعات۔

۲۔ مفت تقسیم ہونے والے قطعات کی تقسیم۔

۳۔ نقشہ آبادی کی تیاری اور اس کے متعلق حکومت سے منظوری حاصل کرنا۔

۴۔ آبادی میں مجموعی ڈرینیج کا انتظام۔

۵۔ جماعتی عمارتوں (دار الذکر) مہمان خانہ دفاتر وغیرہ کا نقشہ تجویز کرنا اور ان عمارتوں کی تیاری۔

۶۔ پرائیویٹ عمارتوں کے نقشہ کی منظوری۔

۷۔ دکانوں اور کارخانوں کے لئے قطعات تجویز کرنا۔

۸۔ عمارتی سامانوں کے متعلق ضروری اطلاعات مہیا کرنا۔ اور بعد منظوری بعض چیزوں کا مشترکہ انتظام کرنا۔

۹۔ ربوہ کے لئے سٹیشن اور ڈاکخانہ اور تار گھر اور ٹیلیفون ایکسچینج وغیرہ کا حکومت کے ذریعے انتظام کروانا۔

۱۰۔ آبادی کے لئے بجلی و پانی کا مجموعی انتظام تجویز کرنا۔

۱۱۔ جماعتی ضروریات کے لئے اجناس خوردونوش و ایندھن و تیل وغیرہ کی فراہمی

۱۲۔ صدر انجمن و تحریک جدید کے دفتروں و اداروں کے منتقل کرنے کا انتظام۔

۱۳۔ قیمت قطعات اراضی کی وصولی۔

۱۴۔ نئی آبادی میں اجناس اور لیبر کے ریٹوں کو کنٹرول میں رکھنے کا انتظام۔

۱۵۔ پہرے اور حفاظت کا انتظام۔

اگر حضور ان کے متعلق فیصلہ فرمادیں تو (اگر اللہ نے چاہا تو) کام میں سہولت رہے گی۔ اور اس میں حرج نہیں کہ ایک ایک آدمی کے سپرد ایک سے زیادہ شعبے ہوں۔ اور پھر ان سب افسروں کی ایک مشترکہ کمیٹی ہو جو حضور کی ہدایت کے ماتحت کام کرے

خاکسار مرزا بشیر احمد

۴۸-۱۰-۳

اس مکتوب پر حضرت سیدنا فضل عمر (اللہ تعالے ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ۴۔ اور ۶۔ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو شہر کی آبادی کے لئے نہایت اہم راہنما اصول تجویز فرمائے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔

۱۔ فروخت کا سوال نہیں جو کمیٹی بنائی گئی ہے تقسیم قطعات کے متعلق ان اصولوں کے مطابق فیصلہ کرے گی جو شائع ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ بنائے جائیں گے۔ اس کا انچارج اوورسیر ہوگا۔ اس کے متعلق اصول یہ ہونا چاہیئے۔

(ا) جس ترتیب سے روپیہ آتا ہے اسی کے مطابق قطعات دیئے جائیں۔ جو روپیہ پہلے دیتا ہے اس کا پہلے حق ہے۔

(ب)۔ دوسرا اگر قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے کہ جو شخص جنت میں اعلےٰ مقام قرب کا حاصل کرتا ہے تو اس کے قریبی رشتہ دار بھی انعام کے طور پر قریب رکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی جو شخص پہلے روپیہ دے تو اس کے قریبی رشتہ داروں کو اس کے قریب رکھنے کی رعایت دی جاسکے گی۔ بشرطیکہ اس کی وجہ سے کسی کا حق نہ مارا جائے۔ اور سلسلے کا نقصان نہ ہو۔

(ج)۔ انجمن اور تحریک کی عمارتوں کو مقدم رکھا جائے۔

(د) جس شخص کو زمین ملے اس کے کاروبار کے لئے بھی قریب کی زمین رکھی جائے۔ مثلاً دکان کا قریب بنانا۔ اس بات کی اہمیت رکھی جائے گی۔ اس دلیل کو بہ نسبت دوسری بات کے زیادہ مانا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ دکان اپنی ذات میں مضر نہ ہو۔ جس چیز میں ہماری پالیسی اس کے خلاف ہوگی اس میں اس کا یہ حق نہ ہوگا۔ یا کیریکٹر کے لحاظ سے۔ اسی طرح کوئی دوسرا کام جو معیشت سے تعلق رکھتا ہو مثلاً دفتر، کارخانہ۔ اس صورت میں اس کی مرضی کا خیال رکھا جائے گا۔ لیکن سلسلہ کی ضرورت مقدم ہوگی۔

۲۔ مفت تقسیم کے لئے بھی کچھ اصول پہلے مقرر کئے جائیں مثلاً

(ا) غرباء اور جن کے ذاتی مکان قادیان میں تھے۔

(ب)۔ مختلف پیشہ وروں کو مدنظر رکھا جائے زمین میں سمجھی جائے گی۔ لیکن مقدم رکھیں گے مکان والے کو کیونکہ زمین والا اس پلاٹ کے بغیر کہیں رہ رہا ہے۔

(ج) غریب جو قادیان میں رہتا تھا۔

(د) جس کا مکان یا پلاٹ قادیان میں تھا۔

محلہ بیت المبارک کے ہمارے قبضہ میں ہونے سے یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ اس حلقہ میں کسی کے مکان یا پلاٹ کا ہونا اس کے حق کو باطل کر دے گا۔

پلاٹ اگر کم ہو جائیں تو مکان والے کو مقدم رکھا جائے گا۔ بشرطیکہ پیشہ وروں کی تقسیم کے لحاظ سے خالی زمین والے کو اہمیت حاصل نہ ہو۔

(ز) پیشے یہ ہو سکتے ہیں۔ نائی۔ دھوبی۔ درزی۔ بیبر ر۔ سقہ۔ موچی، ترکھان، لوہار، معمار۔ قلعی گر۔ سنار۔ رنگ ریز۔ پینجا، جولاہا۔ تیلی۔

۳۔ نقشہ جات کی تیاری کا کام اوورسیر کا ہے۔ حکومت سے متعلق سارے کام نواب محمد دین صاحب کریں گے۔ اس وقت نقشہ کا کام عبد الباری کے سپرد ہے۔ اسی کو رکھیئے۔

۴۔ اوورسیر۔ اس کی منظوری گورنمنٹ نے دینی ہے۔

۵۔ جہاں تک نقشہ کی تیاری کا سوال ہے یہ اوورسیر کا کام ہے۔ باقی اسکی منظوری کمیٹی دے گی۔

(الف) ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جو تمام عمارتی اور تعمیری کاموں کی سروے رپورٹ سٹیٹمنٹ اور بجٹ اوورسیر سے لے کر فیصلہ کرے گی۔

(ب) وہ کمیٹی اپنی ساری رپورٹ مکمل کر کے میرے پاس آخری منظوری کے لئے بھیجے گی۔ کیونکہ روپیہ تو میرے ہاتھ میں ہے۔

۶۔ پرائیویٹ مکانوں کے نقشہ جات کی منظوری بھی وہی کمیٹی دے۔ جو انجمن کے نقشے منظور کرے گی۔ ہر نقشہ اوورسیر کے پاس جائے اور وہ کمیٹی میں بھجوائے اس کے لئے بھی کچھ اصول ہوں۔ مثلاً گورنمنٹ میں یہ اصول ہے کہ اونچائی اتنی ہو اور منفذ (روشن دان) کا ٹوٹل کمرے کے ٹوٹل سے کیا نسبت رکھتا ہو۔ مثلاً اس کی شرط یہ ہوتی ہے کہ منفذ کا ٹوٹل کمرے کے ٹوٹل کا ۱/۴ ہو۔ دو منزلہ مکان کے متعلق کچھ اصول ہوں۔ اس کی کھڑکیوں کے متعلق یہ ہو کہ دوسرے کی طرف کھڑکی نہ ہو۔ مشترکہ دیواروں کے متعلق۔ اگر کوئی شخص کسی کو دیوار کے استعمال کی اجازت دیتا ہے تو پھر اس کی مرمت کا حق بھی اسے حاصل ہوگا۔

صحن وغیرہ اور پانی کے نکاس کے متعلق حد بندی کر دی جائے۔ نالیاں نقشے میں ضرور دکھائی جائیں جو نالیاں اور پرنالے نقشہ میں نہ دکھائے جائیں وہ بند کرنے پڑیں گے۔

پرنالہ کی قسم ہونی چاہیئے اور اس کے متعلق اصول ہو کہ جس کے گھر کا پرنالہ ہو اسی کو اس کی آواز سننی چاہیئے۔ دوسرے کو نہیں۔ یا یہ کہ جس حد تک ہمسایہ اجازت دے دے۔ اس کمیٹی کا فرض یہ ہوگا کہ نگرانی کرے کہ اس قسم کی کوئی حرکت نہ ہو جس سے ہمسایہ کو نقصان پہنچے۔ ان قواعد کو چھپوا کر لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔ بلکہ امتحان لیا جائے تاکہ اجازت لینے والا پھنس نہ جائے۔ اصل غرض ان قواعد کی یہ ہوتی ہے کہ لوگ کسی کے محتاج نہ ہوں۔

۷۔ یہ کمیٹی بھی الگ ہونی چاہیئے۔ اس میں امور عامہ، ناظر تعلیم و تربیت، ہر محلہ کا پریذیڈنٹ اور اور وکیل الصنعت ہو۔

دوکانات کی تجویز بھی اہم سوال ہے۔ اس کے متعلق ایک باڈی بن جائے کہ کس قسم کی کتنی دکانیں ہوں۔ بازار کی پوزیشن کے متعلق بھی غور ہو کہ کس جگہ بنایا جائے۔ ایک سیدھا بازار بنانا ہے یا کئی شاخوں میں کس کس قسم کی دوکانیں ہوں۔

منڈیوں کے متعلق۔ غلہ منڈی، سبزی منڈی، ایندھن کی منڈی، گوشت کی منڈی۔

۸۔ میرے خیال میں ہر چیز ایک حد تک مشترکہ ہونی چاہیئے۔ اگر گاہک آئے تو

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبشر احمد خالد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اشاعتِ دین

انبیاء علیہم السلام کی بابرکت شخصیتیں تاریخ انسانی میں پیغام حق کی سرگرمیوں کا مرکز رہی ہیں۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی حق و صداقت کی کوئی کرن نظر آتی ہے۔ اس کا باعث یہی نورانی وجود ہیں۔ اور انہیں کے نور سے منور ہونے والے وہ داعیان ہیں جنھوں نے آپ کے مشن کو آگے بڑھایا ان تمام بزرگوں میں حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے ؐ کو منفرد مقام حاصل ہے کیونکہ آپ نے اپنی مساعی کے ثمرات خود دیکھے ہیں۔ اور ان کے گہرے نقوش صفحہ ہستی پر ثبت ہیں۔ آپ نے پیغام حق کو اسلوب دیا۔ اس کی اہمیت واضح کی۔ اس کا طریق کار متعین کیا اور اس کی تنظیم کی۔ گو اس طریق میں وہ ربانی ہدایت اور رحمانی حکمت غالب ہے۔ جو تمام انبیاءؑ کے طرز تعلیم میں قدر مشترک کی حیثیت رکھتی ہے۔ تاہم آپ کی انفرادیت اور خصوصیت نمایاں نظر آتی ہے

آنحضرت ؐ کا یہ عالم تھا کہ کفار مکہ نے آپ کو باز رکھنے کے لئے بڑے سے بڑا لالچ دیا۔ مگر آپ ؐ نے ہر پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ اور فرمایا کہ:

"اگر آپ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند لا کر رکھ دیں تب بھی میں دعوت الی اللہ سے باز نہیں آؤں گا۔"

اس کے بعد قریش مکہ کے ایک وفد نے آپ کے چچا حضرت ابوطالب سے احتجاج کیا۔ ایک روز ان کے احتجاج سے مجبور ہو کر حضرت ابوطالب نے آنحضرت ؐ کو بلا کر کہا کہ

- - - - - - - - - -

- - - - - - - - - -

- - - - - - میں قوم کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتا۔"

حضرت ابوطالب کی اس دھمکی کے جواب میں آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ

- - - - - - - - - -

اس کام کے لئے تو میں بھیجا گیا ہوں اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے۔ میں موت کے ڈر سے رک نہیں سکتا۔ بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں۔ تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ مجھے اسی میں لذت ملتی ہے"

جب آنحضرت ؐ یہ تقریر فرما رہے تھے تو اس وقت آپ کے چہرہ پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رقت نمایاں ہو رہی تھی۔ حضرت ابوطالب حق کی اس روشنی کو دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے کہ میں تو تیری اس اعلیٰ کیفیت سے بے خبر تھا۔ تو تو اور ہی رنگ میں اور کسی اور ہی شان میں ہے۔ جا۔ اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک میں زندہ ہوں اور جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا۔"

اس مقدس فریضہ کی سرانجام دہی کے نتیجہ میں وہ کونسا دکھ ہے اور وہ کونسی تکلیف ہے جو آپ کو اس راہ میں اٹھانی نہ پڑی۔

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ:

"آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں جتنی تکالیف مجھے پہنچائی گئیں۔ جتنا دکھ اور ایذاء مجھے دیا گیا۔ وہ کسی کو نہیں دیا گیا۔ اور اللہ کی راہ میں خدمت کرتے ہوئے جتنا مجھے خوف زدہ کرنے اور ڈرانے کی کوشش کی گئی۔ ویسی کسی کے متعلق نہیں کی گئی اور میرے پر تین تین دن ایسے گذرے کہ میں تبلیغ میں مصروف رہا اور میرے پاس بس اتنا ہی کھانا ہوتا تھا کہ جو میرے ہمراہ بلال بغل میں لئے ہوتا تھا۔"

آپ ؐ محبتوں کے سائے تلے پلے بڑھے آپ کی شرافت اور نجابت کے لوگ قائل تھے۔ آپ ؐ کو صدوق و امین کہتے تھے۔ آپ ؐ نے کبھی کسی کو دکھ نہ دیا۔ ہمیشہ اپنوں اور غیروں پر احسان کئے۔ لوگوں کے بوجھ اٹھائے دیانت اور صداقت کے معیار قائم کئے مہمانوں کی تکریم کی ضرورت مندوں کے کام آئے۔ اور جو نیکیاں دنیا سے اٹھ چکی تھیں۔ ان کو پھر سے زندہ کیا۔ پھر ایک دن یکایک ایک جہان آپ کا مخالف ہو گیا۔ آپ ؐ تو نہیں بدلے تھے ہاں دنیا بدل گئی۔ جور و ستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور صرف اس جرم میں کہ آپ ؐ نے کہا۔

"کہ پرستش کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔"

آنحضرت ؐ کی کامیابی کا راز وہ تمام محاسن اخلاق یعنی۔ رفق۔ ملاطفت۔ حسن معاملت۔ جود و سخا۔ عدم تشدد۔ عفو و درگذر اور جذبۂ ہمدردی تھے۔ جنھوں نے آپ ؐ کو انسان کامل بنا کر بشریت سے بالاتر مخلوق بنا ڈالا تھا۔ بڑی سے بڑی انسانیت۔ اور پاک سے پاک زندگی کا جو تخیل ایک انسان کے ذہن میں آسکتا تھا آپ ؐ کی زندگی اس سے بھی بدرجہا بالاتر اور ارفع تھی۔ زندگی کا یہی اعجاز تھا جس سے ظہور نبوت سے پہلے ہی آپ ؐ نے امین کا خطاب حاصل کر لیا تھا۔ اور یہ معجزہ تسخیر قلوب کے لئے ہی عطا ہوا تھا۔ قرآن مجید بھی اس نکتہ کو واضح کرتا ہے کہ:

یعنی اے محمد! تو تو اللہ کے فضل سے ہی ان کے لئے نرم واقع ہوا ہے۔ اگر آپ ؐ درشت خو اور سخت دل ہوتے تو لوگ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔

آپ ؐ کی یہی معجزانہ کشش تھی جو لوگوں کو کھینچ کھینچ کر دین حق میں داخل کرتی تھی اور کفار کے جاہلانہ شکوک و شبہات کو دم بھر میں مٹا دیتی تھی۔ جنگ احد میں آپ کے دو دانت شہید ہو گئے۔ خود کی کڑیاں کنپٹی میں جا گھسیں۔ رخ انور سے خون بہنے لگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان شقی اور ظالموں کے لئے بددعا کیجئے۔ تو اس تکلیف میں بھی جب کہ جنگ ہو رہی تھی اور مخالفانہ جذبات کا انتہاء پر ہونا لازمی امر تھا۔ مگر پھر بھی آپ ؐ نے فرمایا۔

"میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ مجھے تو خدا کی طرف سے بلانے والا اور سراپا رحمت بنایا گیا ہے۔ اے اللہ! میری قوم کو ہدایت فرما کیونکہ وہ نہیں جانتے۔"

حضرت اسامہ بن زید رضؓ آپ ؐ کے بڑے ہی چہیتے خادم تھے۔ وہ ایک فوجی دستہ کے سپہ سالار بنا کر ایک لڑائی میں بھیجے گئے۔ جب گھمسان کا رن پڑا تو ایک کافر ان کی زد میں آگیا۔ انہوں نے حملہ کا قصد کیا۔ تو اس نے کلمہ کے الفاظ پڑھے۔ مگر حضرت اسامہ رضؓ نے اسے اپنی جان بچانے کی چال سمجھ کر نیزے سے ہلاک کر ڈالا۔ جب اس واقعہ کا علم آنحضرت ؐ کو ہوا آپ نے سخت تکلیف سے فرمایا۔

اے اسامہ! "کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔" پھر برابر فرماتے رہے۔

"اے اسامہ! تم قیامت کے روز اس کا کیا جواب دو گے۔ جب اس کا کلمہ تمہارے سامنے پیش کیا جائے گا۔"

حضرت اسامہ رضؓ کہتے ہیں کہ مجھے اس وقت اتنی ندامت ہوئی کہ میں نے دل میں آرزو کی۔ کہ کاش! میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔"

ایک دفعہ آپ امن اور محبت کا پیغام لے کر طائف کی طرف گئے۔ وہاں کے لوگوں نے مشتعل ہو کر آپ ؐ کے پیچھے طائف کے کچھ بدقماش لگا دیئے۔ انہوں نے آپ کو اس قدر لہولہان کر دیا کہ آپ کی جوتیوں میں سے آپ ؐ کا خون مبارک ٹپکنے لگا۔ اور انہوں نے کئی میل تک آپ ؐ کا پیچھا کیا۔ آخر جب آپ ؐ شہر سے باہر کچھ فاصلہ پر تشریف لائے تو وہاں راستہ پر ایک باغ میں ستانے کے لئے تشریف فرما ہوئے۔ اس دوران آپ ؐ پر ایک فرشتہ نازل ہوا اور عرض کیا کہ اگر آپ ؐ چاہیں تو ان دونوں پہاڑوں کو ان لوگوں پر الٹا دوں۔ تو رسول کریم ؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ میں ان کی تباہی و بربادی کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ بلکہ امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

غزوہ ذات الرقاع سے واپسی پر جب رسول خدا ؐ ایک مقام پر سب سے الگ تھلگ ہو کر ایک درخت کے نیچے آرام فرمانے لگے۔ آپ ؐ نے اپنی تلوار اس درخت پر لٹکا دی اور خود آرام فرمانے لگے۔ ابھی چند ہی لمحے گذرے تھے کہ ایک دشمن کی نظر پڑ گئی۔ اس نے سوچا کہ کیوں نہ موقع سے فائدہ اٹھایا جائے۔ چنانچہ وہ وہاں گیا اور سب سے پہلے آپ ؐ کی تلوار اپنے ہاتھ میں لی۔ اور آپ ؐ کو بیدار کیا۔ اور کہا کہ

"اب کون تمہیں میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے۔"

آپ ؐ نہایت اطمینان سے بولے "اللہ!" یہ سننا تھا کہ تلوار دشمن کے ہاتھوں سے نیچے گر پڑی۔ اب آپ ؐ نے وہ تلوار اٹھا لی اور اس سے پوچھا۔

"بتاؤ اب تم کو کون مجھ سے بچا سکتا ہے۔" وہ کپکپاتے ہوئے کہنے لگا۔

"آپ مجھ پر رحم فرمائیں"۔

یہ سن کر آنحضرت ؐ کے جذبۂ رحمت نے جوش مارا اور آپ ؐ نے اسے معاف فرما دیا۔ آنحضرت ؐ کے اس عمدہ نمونہ سے وہ دشمن اس قدر متاثر ہوا کہ اسی وقت کلمہ طیبہ پڑھ کر مشرف با اسلام ہو گیا۔

آنحضرت ؐ نے کفار مکہ کے ظلم و تشدد سے تنگ آکر ہجرت مدینہ کا قصد کیا۔ اور پھر مدینہ میں بھی دشمن اپنی کارروائیوں سے باز نہ آیا۔ جب اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید سے آپ ؐ کو مکہ فتح کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تو آپ ؐ نے کمال رحم اور ہمدردی خلق کا ثبوت دیتے ہوئے عام معافی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا اعلان فرمایا۔ آپؐ کے اس مثالی رحم، عفو اور درگذر کے نتیجہ میں سینکڑوں لوگ ایمان کی نعمت سے بہرہ ور ہوئے اور آپؐ کے اس اعلان سے متاثر ہو کر آپؐ کے خون کے پیاسے ابو جہل کا بیٹا عکرمہ بھی آپؐ پر ایمان لایا۔

ہندہ خاندانِ نبوت کی قدیم ترین دشمن تھی۔ جنگِ احد میں حضرت حمزہؓ کے شکم کو اسی نے چاک کیا تھا۔ اور آپؓ کے کلیجہ کو نکال کر چبایا تھا۔ اور اسی نے بعض شہیدوں کا مثلہ کروایا تھا۔ وہ فتح مکہ میں بھیس بدل کر آپ کی خدمت میں دینِ حق قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئی اور گستاخی سے اب بھی باز نہ آئی۔ لیکن دربارِ رسالت میں پہنچ کر آپؐ کے حسنِ خلق سے اس قدر متاثر ہوئی کہ بے اختیار بول اٹھی۔

"یا رسول اللہ! سطحِ زمین پر آپؐ کے گھرانے سے زیادہ کوئی گھرانہ مجھے مبغوض نہ تھا۔ لیکن آج آپؐ کے گھرانے سے زیادہ کوئی گھرانہ مجھے محبوب نہیں"۔

جب آنحضرتؐ پر غارِ حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی جس میں دعوت الی اللہ کی عظیم ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی۔ تو آپ گھبراہٹ کے عالم میں گھر تشریف لائے۔ اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ میں بہت بڑی ذمہ داری کا بوجھ اٹھا لایا ہوں اور میں اپنے نفس سے ڈرتا ہوں کہ پتہ نہیں یہ بوجھ اٹھا بھی سکوں گا یا نہیں۔ تو حضرت خدیجہؓ نے آپ کی بات سن کر فرمایا!

"کہ بے شک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ جو آپؐ قبول کر آئے ہیں۔ لیکن آپؐ کیوں ڈرتے ہیں۔ آپؐ کا خدا آپؐ کے ساتھ ہے۔ خدا کی قسم! وہ آپؐ جیسے انسان کو کبھی شرمندہ نہیں کر سکتا۔ کبھی مایوس نہیں کر سکتا۔ وہ آپؐ کو ضرور کامیاب و کامران کرے گا۔ آپؐ تو صلہ رحمی کرتے ہیں۔ دوسروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ دنیا سے جو نیکیاں اُٹھ چکی ہیں انہیں قائم کرتے ہیں۔ دوسروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں مہمان نوازی کا حق ادا کرتے ہیں۔ لوگوں کے اچھے یا بُرے حال میں ان کی جائز ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں"۔

یہ آپؐ کی اس بیوی کی گواہی تھی جس نے دعویٰ نبوت سے قبل پندرہ سال کا عرصہ آپؐ کے ساتھ گذارا تھا۔ اور بڑے قریب سے آپ کو دیکھا تھا۔

آنحضرتؐ کے دعویٰ نبوت کے بعد جب لوگ جوق در جوق آپ کے حسنِ اخلاق سے متاثر ہو کر آپ پر ایمان لانے لگے تو مخالفین نے آپ کے خلاف یہ پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا کہ محمدؐ نعوذ باللہ جادوگر ہے۔ جو بھی آپؐ کے قریب جاتا ہے اور جس کے بھی کان میں آپؐ کی آواز پڑتی ہے وہ آپؐ کے جادو کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی پروپیگنڈے کے نتیجہ میں ایک بدوی عورت جب شہر میں کچھ سودا سلف خریدنے آئی تو اس نے اپنے کانوں میں روئی ڈال رکھی تھی۔ تا وہ آنحضرتؐ کے جادو سے محفوظ رہ سکے۔

وہ بڑھیا جب اپنی ضروریات کی چیزیں خرید کر واپس جا رہی تھی تو وزن کافی ہونے کی وجہ سے کافی تکلیف محسوس کر رہی تھی جب آنحضرتؐ نے اسے تکلیف میں مبتلا دیکھا تو آپؐ برداشت نہ کر سکے۔ آپ اس کے پاس گئے اور اس کا سامان اٹھا کر اس کے گھر چھوڑ آئے۔ جب حضور واپس آنے لگے تو اس بدوی عورت نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ یہ نصیحت بھی کی کہ آپؐ کہیں محمدؐ کے جادو کا شکار نہ ہو جانا۔ یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ "وہ محمدؐ تو میں ہی ہوں۔" یہ سن کر اس نے بے اختیار ہو کر کلمہ پڑھا اور مشرف باسلام ہو گئی۔ اور کہا کہ ایسے اخلاق کا مالک کبھی اپنے دعویٰ میں جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح ایک عورت بغض و عناد کی وجہ سے روزانہ آنحضرتؐ جب اس کے گھر کے پاس سے گذرتے تھے تو آپ پر اپنے مکان کی چھت پر سے گند پھینکا کرتی تھی۔ ایک روز جب آنحضرتؐ کا وہاں سے گذر ہوا اور آپؐ نے اس بڑھیا کو ویسا کرتے نہ دیکھا تو آپؐ کے دل میں تجسس پیدا ہوا۔ آپؐ نے صحابہ کے ذریعہ پتہ کروایا تو معلوم ہوا کہ وہ بڑھیا آج بیمار تھی اس لئے وہ ایسا نہ کر سکی۔ یہ سن کر آنحضرتؐ بعض صحابہ کے ہمراہ اس کی عیادت کرنے کے لئے اس کے گھر تشریف لے گئے۔ آنحضرتؐ کے اس حسین خلق کو دیکھ کر وہ عورت ایمان لائے بغیر نہ رہ سکی۔

آنحضرتؐ کے اخلاقِ حسنہ اور سیرۃ طیبہ کا اندازہ ہم اس بات سے بھی بخوبی لگا سکتے ہیں کہ خود خدا تعالیٰ نے آپؐ کی دعویٰ نبوت سے پہلے کی زندگی کو بطور ثبوت کے پیش کیا ہے اور اس کی تائید کوہِ صفا کے مقام پر سب قریشِ مکہ نے بیک زبان ہو کر کی۔

اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ جو آپؐ کے بچپن کے ساتھی تھے۔ وہ بغیر کسی دلیل کے مطالبہ کے آپؐ پر ایمان لے آئے۔

ایک انگریز مصنف ایچ۔ ایم ہنڈمین صحابہ رسولؐ کی وفاداری اور اس کی وجہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ظلم و تشدد۔ غربت۔ بے وطنی اور بدحالی ہر طرح کے آلام و مصائب کے باوجود محمدؐ کے ساتھیوں اور پیروکاروں نے آپؐ سے بے وفائی نہیں کی۔ آپؐ کے صحابہ میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے کسی تکلیف یا مصیبت سے گھبرا کر کسی آسائش یا لالچ کے لئے محمدؐ کے ساتھ غداری یا فریب دہی کے بارہ میں تصور بھی کیا ہو۔ محمدؐ کی تعلیمات اتنی سچی تھیں اور ان کی شخصیت اتنی پر کشش۔ کھری اور جاذبیت رکھنے والی تھی کہ ان کا کوئی ساتھی ایمان لانے کے بعد گمراہ نہ ہوا"۔

(بحوالہ اردو ڈائجسٹ مئی ۱۹۸۹ء صفحہ ۳۲۹)

دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں آنحضرتؐ کے بے شمار نشان قبولیتِ دعا کے بھی ظاہر ہوئے اور بہت سی سعید روحیں جن میں حضرت عمر فاروقؓ سرفہرست ہیں آپ کی دعاؤں کی برکت سے ہی داخلِ دینِ حق ہوئے۔

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

اس کو دے دیں ورنہ اپنی ضرورت پر استعمال کریں۔ لیکن دروازے اور کھڑکی کا ماڈل بنوا لیا جائے تاکہ اس کے مطابق سب چیزیں آجائیں۔ مثلاً دروازہ ۶ ۳/۴ × ۴ کھڑکی ۴ × ۳

اوورسیر کے ساتھ ایک ڈرافٹسمین بھی رکھا جائے۔ اس کے متعلق اخبار میں اشتہار دیا جائے۔ تنخواہ کے متعلق کنجوسی نہ کی جائے۔ گورنمنٹ کا قانون ہے کہ جیسے عارضی طور پر لیا جائے اس کو اصل ریٹ پر ۲۵% زیادہ دیتے ہیں۔ اگر ضرورت ہو تو آپ اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں۔

ربوہ میں ایک آدمی نہ ہو۔ اگر آپ لوگوں کو یہاں بیٹھنا پسند ہے تو وہاں ایک شیڈ وا انجمن بنائی جائے۔ بہر حال جب تک انجمن نہیں جاتی وہاں کوئی کام نہیں ہوگا۔

میرے خیال میں یہ بوجھ سلسلہ اٹھائے کہ سامان لانے کے لئے لاری یا ابتدا میں ایک سائیکل والی گاڑی رکھ لی جائے۔ اور ایک آدمی مقرر کر لیا جائے۔ جو ہر گھر سے روزانہ پوچھ کر سودا لایا کرے۔

ایک ٹریکٹر فوراً لیا جائے۔ اس کا ابھی آرڈر دیا جائے۔ Model-4 لیا جائے۔ شیخ نور الحق کے ذریعہ منگوا لیا جائے یہ ابھی وہاں چلا جائے اور کام شروع ہو جائے۔

دو چار کشتیوں کا بھی انتظام ہونا چاہیئے تاکہ اگر پل پر ملٹری قبضہ کرے تو ہم انہیں استعمال کر سکیں۔

ارد گرد سے پٹھانوں کو جمع کرنے کے لئے ایک آدمی مقرر کیا جائے جو ان سے کچی دیواروں کے تیار کرنے کے لئے معاہدہ کرے۔

کسی مقامی آدمی کو مقرر کر کے سینگا منگوایا جائے جو پانی کی تلاش کرے۔

مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۸ء

۹۔ امورِ عامہ کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔

۱۰۔ پانی، بجلی کے لئے اعجاز نصر اللہ کو مقرر کیا جائے یہ مجھ سے مشورہ لیں۔

۱۱۔ اجناس خورد و نوش کے مہیا کرنے کے لئے خواجہ محمد امین کو بلایا جائے اور ان کا افسر میاں عبد اللہ خان صاحب کو مقرر کیا جائے۔

۱۲۔ دفاتر تحریک و صدر انجمن کے منتقل کرنے کا کام ناظر اعلیٰ کے سپرد کیا جائے۔

۱۳۔ روپیہ کی وصولی محاسب یا بیت المال کے سپرد ہوگی۔

۱۴۔ لیبر کا کنٹرول اسی کا ہوگا جو انجینئر ہوگا۔ اور اجناس کا کنٹرول اسی کے پاس ہوگا جو اجناس کا افسر مقرر ہوگا۔

۱۵۔ پہرہ وغیرہ کے انتظام کے لئے وہاں ایک ٹاؤن پریذیڈنٹ کے طور پر مقرر کرو وہی سب کام کرے گا۔ عبد السلام اختر کو مقرر کرو۔ اور سب کو آرڈر کر دو کہ کام میں ان کی مدد کریں۔ ان کو بھی لکھا جائے کہ دوسرے کاموں میں حرج نہ ہو۔

چھ پہرے دار رکھ لئے جائیں۔ جو ریفیوجیز میں سے آسانی سے مل سکتے ہیں۔ پھیرو چیچی کے حشمت علی کا لڑکا آیا تھا اس کو رکھ لیا جائے۔

قرار دادِ تعزیت

محترم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات پر متعدد جماعتوں اور تنظیموں نے تعزیتی قرار دادیں اشاعت کے لئے بھجوائی ہیں۔ ان میں سے بعض ۱۲ اگست اور ۲۱ اگست ۱۹۹۱ء کے پرچہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ ایک اور قرار داد ہمیں جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے موصول ہوئی ہے جہاں محترم مولانا موصوف کو نو سال تک بطور مربی خدمت کی توفیق ملی۔ جماعت کراچی نے موصوف کے دینی علمی اور صحافتی شعبہ میں کارہائے نمایاں کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی بلندی درجات کی دعا کی ہے اور پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالانِ جماعت

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وسلامتی سے رکھے اور آپ کی زندگی کا ہر دن پہلے دن سے بہتر ہو اور آپ ترقیوں پر ترقیاں کرتے چلے جائیں اور ہر ترقی سے آپ کو خدا تعالیٰ کا قرب زیادہ سے زیادہ نصیب ہوتا چلا جائے۔

۱۔ اچھا آپ اس بات پر غور کریں کہ کیا آپ کی زندگی دوسرے عام بچوں سے کسی طرح مختلف ہے یا نہیں۔ اور اگر مختلف ہے تو بہتری کی طرف مائل ہے نا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ دنیا کے دوسرے بچوں سے مختلف ہونا چاہیئے۔ اسے چاہیئے کہ وہ نیکیوں کی طرف مائل ہو۔ خدمت خلق کا جذبہ اسے لوگوں کی خدمت پر لگا دے۔ وہ اپنی صلاحیتوں کو بہتر رنگ میں استعمال کرے اور دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرے۔ وہ کسی نہ کسی مضمون میں یکتا ہونے کی کوشش کرے۔

یہ سب کچھ اس طرح ممکن ہے کہ آپ ہر وقت خدا تعالیٰ کو پیش نظر رکھیں۔ ایسا کرنے کا نام تقویٰ ہے۔ اور حال ہی میں ایک خطبہ میں ہمارے پیارے امام نے فرمایا ہے کہ تقویٰ وہی ہے جو انسانی زندگی میں ایک انقلاب برپا کر دے۔ بات یہ ہے کہ جس شخص کی نظر ہر وقت خدا کی طرف رہے گی اور جو ہر کام یہ سوچ کر کرے گا کہ اس سے خدا کی خوشنودی حاصل ہو گی اور جس کام کو چھوڑے گا اس لئے چھوڑے گا کہ اس سے خدا ناراض ہو گا۔ اس کی زندگی اس شخص سے بالکل مختلف ہونی چاہیئے جو خدا کو بھول بیٹھا ہے اور جو چاہے کرتا ہے۔

اور جہاں تقویٰ کا تعلق ہے اس کی بنیاد نیت پر ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ نیت اچھی بھی ہو سکتی ہے اور بری بھی۔ اگر اچھی نیت ہو تو اس سے تقویٰ پھوٹے گا۔ اور اگر نیت بری ہو گی تو انسان اللہ تعالیٰ سے دور جا پڑے گا۔

○ کیا آپ جانتے ہیں کہ طائف کہاں واقع ہے اور طائف کا نام زبان پر آتے ہی کس واقعہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اس سلسلے میں آپ ایک صفحہ لکھ کر ہمیں بھیجیں۔

○ حال ہی میں کینیڈا میں احمدیہ جماعت کا جو جلسہ سالانہ منعقد ہوا ہے کیا اس کی کوئی بات آپ کو یاد ہے۔ اس موقع پر حضرت صاحب نے جرمنی کی احمدیہ جماعت کے متعلق کیا فرمایا۔ یعنی جرمنی کے اجتماع خدام الاحمدیہ کے متعلق

○ حضرت امام جماعت الثالث کے ایک خطبہ کے چند فقرات:

حضور نے فرمایا:

خدا تعالیٰ جو ہے وہ بخیل نہیں جو اس کی خاطر اپنا حق چھوڑتا ہے۔ اسی کا دیا ہوا مال اسے لوٹاتا ہے۔ وہ اللہ اس دنیا میں بھی قرضہ نہیں رکھتا اور اسے دیتا ہے۔ اگر تو آپ نے اپنے رب سے لینا ہے تو لڑ جھگڑ کر اپنے بھائی سے مت لو۔ اگر آپ نے اس کے حکم پر عمل کرنا ہے (...) تو جو آپ کا حق نہیں وہ اپنے حق میں ملا کر سارے مال کو گندہ نہ کرو۔

○ عزیزہ بشریٰ طاہرہ نے لکھا ہے کہ زندگی کو اس طرح دیکھو کہ ز سے زندہ دلی سے جیو۔ ن سے نصیحتوں پر عمل کرو۔ د سے دشمنوں سے بچو۔ گ سے گمراہی کی طرف نہ جاؤ اور ی سے یاد رکھو اپنے ماضی کو۔

یہ ساری باتیں بہت اچھی ہیں اور اگر ان پر عمل کیا جائے تو زندگی واقعی بہتر بنائی جا سکتی ہے۔

اقوال زریں میں وہ لکھتی ہیں:

۱۔ اگر تمہیں زندگی سے محبت ہے تو وقت سے محبت کرو۔

۲۔ شہرت دنیا سے لی جاتی ہے اور کردار دنیا کو دیا جاتا ہے۔

○ مکرم عبدالوحید صاحب سلیم سمن آباد لاہور نے کچھ لطیفے ارسال کئے ہیں

۱۔ ایک بیوقوف آدمی نے کتے کو ڈرایا اس نے قریب ہی سے ایک پتھر اٹھا کر مارنا چاہا۔ پتھر بھاری تھا جو اس سے نہیں اٹھا۔ چھوڑ کر کہنے لگا۔ یہ لوگ بھی عجیب ہیں۔ کتوں کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں اور پتھروں کو باندھ دیتے ہیں۔

○ امید ہے آپ اپنے خطوں میں کہانیاں اور لطیفے (اچھے اچھے) ہمیں ضرور ارسال کریں گے۔

اچھا خدا حافظ!

اپنے بچوں کو نماز کا عادی بنائیں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم عبدالرافع خانصاحب راجگڑھ لاہور کی والدہ محترمہ کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال کچھ عرصہ سے بیمار ہیں انہیں بعض پریشانیاں بھی لاحق ہیں

○ مکرمہ خدیجہ نازہ صاحبہ اہلیہ مکرم شہادت علی صاحب عاجز مربی سلسلہ ایک گلٹی کی وجہ سے عرصہ سے علیل ہیں۔ دو مرتبہ اپریشن بھی ہو چکا ہے مگر تا حال افاقہ نہیں ہوا موصوفہ کی چھوٹی ہمشیرہ بھی اسی عارضہ میں مبتلاء ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور پریشانیاں دور ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال: مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب صراف آف سیالکوٹ حال راولپنڈی مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء کی شب رات بارہ بجے انتقال فرما گئیں ان کی عمر ۷۴ برس تھی۔ موصوفہ کا جنازہ ۲ اکتوبر ۹۱ء کو راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا۔ جہاں بعد از نماز عشاء بیت المبارک میں مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔

○ مکرمہ مخزن العلوم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب سابق ڈپٹی رجسٹرار زرعی یونیورسٹی فیصل آباد حال اسلام آباد ۲۷ ستمبر بروز جمعۃ المبارک صبح سوا آٹھ بجے ۶۱ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ نماز جنازہ اسی روز بیت الذکر اسلام آباد میں مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے پڑھائی۔ موصوفہ موصیہ تھیں چنانچہ اسی روز جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۲۸ ستمبر بروز ہفتہ بیت المبارک کے احاطہ میں بعد نماز فجر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ انکی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

ولادت: مکرم شکیل مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۹۱ء کو جنیوا میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ عزیز نومولود مکرم خلیل مرزا صاحب آف جنیوا کا پوتا اور مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب آف لندن کا نواسہ ہے

○ مکرم پروفیسر مرزا بشیر احمد صاحب اور ان کی بیگم امۃ الحمید صاحبہ کو تین بیٹیوں کے تقریباً بارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مرزا غلام رسول صاحب پشاوری رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پوتا اور حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نواسہ ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اس کا نام عطاء الحیٔ طلحہ رکھا گیا ہے۔

○ مکرم سید اقبال احمد صاحب ناصر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۱ ستمبر ۹۱ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام عائشہ اقبال تجویز ہوا ہے۔

احباب ان بچوں کی درازیٔ عمر اور صحت کے لئے دعا کریں

اعلان نکاح: مکرم حافظ سعید الرحمٰن ناصر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب دار الفضل ربوہ کا نکاح مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۹۱ء بروز جمعرات بیت المبارک ربوہ میں نماز مغرب کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے ہمراہ مکرمہ ثریا نصرت صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف چینی صاحب مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

○ مکرم محمد خلیق صاحب ابن مکرم محمد لئیق صاحب اسسٹنٹ انجینئر کا نکاح عزیزہ فرزانہ کوثر امینی صاحبہ دختر مکرم ناصر احمد صاحب امینی بریڈ فورڈ یو۔کے کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ ایک ہزار پونڈ مکرم مولانا طاہر سلیمی صاحب مربی سلسلہ بریڈ فورڈ نے ۱۳ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعہ بیت الحمد بریڈ فورڈ میں پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب رشتوں کو بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

مورخہ ۲۴ ستمبر ۹۱ء کے الفضل میں صٰ پر "کس نے کیا کہا" کے عنوان سے روزنامہ ڈان کراچی کا ایک مضمون مصنفہ معصوم حسین شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون ۱۳ ستمبر ۹۱ء کے ڈان میگزین صفحہ اول سے لیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سعودی عرب کے شاہ فہد نے گذشتہ روز صدر پاکستان کے اعزاز میں ضیافت دی جس میں سعودی شاہی خاندان کے افراد کے علاوہ پاکستانی وفد میں شامل وفاقی وزراء چوہدری نثار علی، اعجاز الحق اور محمد صدیق کانجو نے بھی شرکت کی بعد میں دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات ہوئے۔

○ پاکستان کے صدر کی سعودی عرب میں آمد پر ۲۱ توپوں کی سلامی سے ان کا استقبال کیا گیا۔ صدر پاکستان کے استقبال کے لئے یہ ایک غیر معمولی اظہار تھا کیونکہ سعودی عرب میں سربراہوں کے استقبال کے لئے یہ طریق رائج نہیں ہے۔ سعودی پریس میں صدر کے دورے کی نمایاں خبریں دی گئیں اور ٹیلی ویژن نے دورے کے بارے میں خصوصی پروگرام پیش کئے۔

○ پاکستان نے اسلامی ملکوں پر آپس میں قریبی اقتصادی تعاون کرنے پر زور دیا ہے۔ اسلامی ملکوں کی کانفرنس کی خصوصی اقتصادی کمیٹی کے اجلاس منعقدہ استنبول میں خطاب کرتے ہوئے پاکستانی نمائندے نے کہا کہ اسلامی ملکوں کی اقتصادی پالیسی میں باہمی توازن پیدا کرنا ضروری ہے۔ کانفرنس کا افتتاح ترکی کے صدر مسٹر ترگت اوزال نے کیا انہوں نے کہا کہ اسلامی ملکوں میں باہمی اقتصادی تعاون سے امن و سلامتی کو تقویت ملے گی۔

○ وزیر اعظم نے گھوڑا گلی میں کالج کے سالانہ یوم تاسیس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ملک سے ناخواندگی ختم کر دی جائے گی اور ملک میں امن و امان قائم کر دیا جائیگا۔

○ ہنگری اور کوریا کے سفیروں نے سائنس اور ٹیکنالوجی کے وزیر سے ملاقات کی اور پاکستان کے ان ملکوں کے ساتھ تعاون کے منصوبوں پر بات چیت کی۔

○ واپڈا نے پچھلے سال ۴ ہزار ۸ دیہات کو بجلی فراہم کی ہے۔ پچھلے مالی سال میں اس مقصد کے لئے جو ہدف مقرر کیا گیا تھا یہ تعداد اس سے ۸۴ فیصد زیادہ ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ "نواز شریف چاہیں بھی تو ان سے نہیں ملوں گی"، اس طرح سے انہوں نے حکومت کے ساتھ بات چیت کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے ملک کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ کچھ لوگ مجیب الرحمٰن سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ انہوں نے نگران عبوری حکومت کی تشکیل کا مطالبہ کیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کو سندھ اسمبلی میں داخل ہونے سے روک دیا گیا اقتدار سے علیحدہ ہونے کے بعد وہ پہلی مرتبہ سندھ اسمبلی گئی تھیں بعد ازاں اپوزیشن رہنماؤں کی مداخلت پر وہ اندر گئیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ منتخب حکومت کو وقت سے پہلے ہٹانا ہماری عادت بن گئی ہے۔

○ سابق وزیر مملکت ڈاکٹر شیر افگن نے انکشاف کیا ہے کہ فوج نے ۱۹۹۰ء کے انتخابات ملتوی کرنے کی اپیل کی تھی انہوں نے دعوٰی کیا کہ آئندہ چند ہفتوں میں ملکی سیاست کے اندر فوج کی مداخلت کا امکان ہے۔

○ نئے امریکی سفیر نکولس پلاٹ اسلام آباد پہنچ گئے ہیں۔

○ ٹنڈو جام سندھ میں ڈاکوؤں نے جمیعت العلمائے اسلام اور اے این پی کے مقامی رہنماؤں کو اغوا کر لیا۔ پولیس ڈاکوؤں کو دیکھ کر چھپ گئی۔

○ سرحد اسمبلی میں کالا باغ ڈیم کے مسئلے پر برسر اقتدار گروپ میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

○ پی ڈی اے کے اراکین کالی پٹیاں باندھ کر قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں شرکت کریں گے۔

○ سرحد اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد میں بلدیاتی انتخابات ملتوی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کی حکومت ایک مسودہ قانون پر غور کر رہی ہے جس کے تحت الحاق کشمیر کی مخالفت کرنے والوں پر مقدمات چلائے جائیں گے۔

○ حکومت ایران نے پاکستان سے جنرل فضل حق قتل کیس کی رپورٹ طلب کر لی ہے۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے ایم پی اے اسامہ قادری کے گھر پر نامعلوم دہشت گردوں نے حملہ کیا محافظ اور اسامہ قادری شدید زخمی ہو گئے۔ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے الزام لگایا ہے کہ یہ حملہ جماعت اسلامی والوں نے کیا ہے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ نے کہا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر پوری قوم پر توہین عدالت کا مقدمہ نہیں چلا سکتے۔

غیر ملکی خبریں

○ عراق نے اقوام متحدہ سے شکایت کی ہے کہ اسرائیل کے طیاروں نے اس کی فضائی سرحدوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ عراق حکومت نے اقوام متحدہ پر زور دیا ہے کہ اس بارے میں فوری طور پر مداخلت کی جائے۔ عراق نے بتایا ہے کہ یہ طیارے شام کی سمت سے آئے تھے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان تازہ جھڑپیں شروع ہونے کا سلسلہ اس وقت جاری ہوا۔ جب ایک حریت پسند تنظیم کے چیف کمانڈر نور محمد تلوال کو بھارتی حکومت نے گرفتار کر لیا۔ حریت پسندوں کی ایک تنظیم نے ایک سابق وزیر مملکت کے بیٹے نصر اللہ میر کو اغوا کر لیا ہے۔

○ سوویت یونین بالٹک ریاستوں اسٹونیا اور لتھوانیا سے باضابطہ سفارتی تعلقات قائم کرے گا۔ ان ریاستوں نے اپنے ملکوں سے روسی افواج یکم دسمبر تک بلا لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ پولینڈ سے تمام روسی افواج دسمبر ۱۹۹۲ء تک واپس چلی جائیں گی۔ جبکہ نقل و حمل میں کام آنے والے کچھ دستے ۱۹۹۴ء تک وہاں رہیں گے تاکہ سابق مشرقی جرمنی سے واپس روس جانے والی روسی افواج کو واپسی میں مدد دے سکیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے اب تک ۵۴ ہزار روسی فوجی پولینڈ میں موجود ہیں۔

○ یوگوسلاویہ میں وفاقی حکومت اور کروشیا کے درمیان جنگ بندی کا ایک اور معاہدہ طے پایا ہے۔ کروشیا کی پارلیمنٹ نے یوگوسلاویہ سے تمام تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ ہیٹی میں پارلیمنٹ نے سپریم کورٹ کے ایک جج مسٹر جوزف کو ملک کا قائمقام صدر منتخب کر لیا ہے۔ اس سے قبل ملک کی فوجی حکومت نے اراکین پارلیمنٹ کو زبردستی اس بات پر مجبور کیا کہ وہ جلاوطن صدر کی برطرفی کے حق میں ووٹ دیں۔ امریکہ نے جبر کے ذریعہ قائم ہونے والی قائمقام حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی
فون ۶۸۵۵۱۱
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز